روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 28 نومبر 2011ء ...... 1432 ہجری 28 نبوت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 268

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض جاہل کہتے ہیں کہ کیوں کامل لوگوں کی بعض دعائیں منظور نہیں ہوتیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی تجلّی حسن کو خدا تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھا ہوا ہے۔ پس جس جگہ یہ تجلّی عظیم ظاہر ہو جاتی ہے اور کسی معاملہ میں ان کا حسن جوش میں آتا ہے اور اپنی چمک دکھلاتا ہے تب اس چمک کی طرف ذرات عالم کھنچے جاتے ہیں اور غیر ممکن باتیں وقوع میں آتی ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں معجزہ کہتے ہیں۔ مگر یہ جوش روحانی ہمیشہ اور ہر جگہ ظہور میں نہیں آتا اور تحریکات خارجیہ کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ اس لئے کہ جیسا کہ خدائے کریم بے نیاز ہے اس نے اپنے برگزیدوں میں بھی بے نیازی کی صفت رکھ دی ہے۔ سو وہ خدا کی طرح سخت بے نیاز ہوتے ہیں اور جب تک کوئی پوری خاکساری اور اخلاص کے ساتھ ان کے رحم کے لئے ایک تحریک پیدا نہ کرے وہ قوت ان کی جوش نہیں مارتی اور عجیب تر یہ کہ وہ لوگ تمام دنیا سے زیادہ تر رحم کی قوت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ مگر اس کی تحریک ان کے اختیار میں نہیں ہوتی گو وہ بارہا چاہتے بھی ہیں کہ وہ قوت ظہور میں آوے مگر بجز ارادہ الٰہیہ کے ظاہر نہیں ہوتی۔ بالخصوص وہ منکروں اور منافقوں اور سست اعتقاد لوگوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے اور ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح ان کو سمجھتے ہیں اور وہ بے نیازی ان کی ایک ایسی شان رکھتی ہے جیسا کہ ایک معشوق نہایت خوبصورت برقع میں اپنا چہرہ چھپائے رکھے۔ اور اسی بے نیازی کا ایک شعبہ یہ ہے کہ جب کوئی شریر انسان ان پر بدظنی کرے تو بسا اوقات بے نیازی کے جوش سے اس بدظنی کو اور بھی بڑھا دیتے ہیں۔ کیونکہ تخلّق باخلاق اللہ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **فی قلوبھم مرض** ....۔ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کوئی معجزہ ان سے ظاہر ہو تو ان کے دلوں میں ایک جوش پیدا کر دیتا ہے اور ایک امر کے حصول کے لئے سخت کرب اور قلق ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ تب وہ بے نیازی کا برقع اپنے منہ پر سے اتار لیتے ہیں اور وہ حسن ان کا جو بجز خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں دیکھتا وہ آسمان کے فرشتوں پر اور ذرّہ ذرّہ پر نمودار ہو جاتا ہے۔ اور ان کا منہ پر سے برقع اٹھانا یہ ہے کہ وہ اپنے کامل صدق اور صفا کے ساتھ اور اس روحانی حسن کے ساتھ جس کی وجہ سے وہ خدا کا محبوب ہو گئے ہیں اس خدا کی طرف ایک ایسا خارق عادت رجوع کرتے ہیں اور ایک ایسے اقبال علی اللہ کی ان میں حالت پیدا ہو جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کی فوق العادت رحمت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ساتھ ہی ذرّہ ذرّہ اس عالم کا کھینچا چلا آتا ہے۔ اور ان کی عاشقانہ حرارت کی گرمی آسمان پر جمع ہوتی اور بادلوں کی طرح فرشتوں کو بھی اپنا چہرہ دکھا دیتی ہے اور ان کی دردیں جو رعد کی خاصیت اپنے اندر رکھتی ہیں ایک سخت شور ملاء اعلیٰ میں ڈال دیتی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ بادل پیدا ہو جاتے ہیں جن سے رحمت الٰہی کا وہ مینہ برستا ہے جس کی وہ خواہش کرتے ہیں۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد21صفحہ221)

صاحبِ جلال

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت رکوع میں یہ دعا کرتے بھی سنا:۔

سبحان ذی الجبروت و الملکوت و الکبریاء و العظمة

پاک ہے وہ ذات جو بہت جلال والی اور بادشاہت والی اور بڑائی اور شان والی ہے۔

(سنن نسائی کتاب التطبیق حدیث نمبر:1039)

نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2011ء میں فرماتے ہیں

قرآنِ کریم کا جو یہ اعلان ہے، یہ دعویٰ ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی .....(العنکبوت: 46) کہ یقیناً نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے، آج بھی اپنی پوری آب وتاب سے پوری ہو رہی ہے اور اپنی سچائی کا اعلان کر رہی ہے۔ یہ اعلان کہ جو لوگ خالص ہو کر نمازیں پڑھتے ہیں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں، یہ نمازیں یقیناً اُن کو برائیوں سے اور فحشاء سے اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنے والی ہیں۔ بلکہ قرآنِ کریم کا ہر دعویٰ ہر پیشگوئی جس طرح اس زمانے میں صحیح ثابت ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرنے والے لوگ ہیں اُن کے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہیں وہ غیروں کو چاہے وہ (۔) ہوں نظر نہیں آسکتیں۔

(روزنامہ الفضل 18/اکتوبر 2011ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

آمین

نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

بھریں گے درد وہ آہ و فغاں میں
جو لرزہ طاری کر دے آسماں میں
نہیں اپنا سوا اس کے جہاں میں
وہی لے گا ہمیں اپنی اماں میں
''نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں''

ہمیں طوفانِ غم نے آن گھیرا
کہ ہر سُو بربریت کا ہے ڈیرا
محافظ بن گیا ہے خود لٹیرا
خدایا آسرا ہے ہم کو تیرا

عُدو کا ظلم حد سے بڑھ گیا ہے
کہ دشمن اب بہت سر چڑھ گیا ہے
بہت گہری پکڑ اب جڑ گیا ہے
مگر ایمان دل میں گڑ گیا ہے

ہمارا تو فقط تُو ہی خدا ہے
بِنا تیرے نہ کوئی دوسرا ہے
فقط تُو ہی ہمارا آسرا ہے
''ہر اک جا میں ہماری تو پناہ ہے''

ترا دروازہ ہم نے کھٹکھٹایا
تری چوکھٹ پہ آ کر سر جھکایا
ہماری زاریاں سن لے خدایا
''تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا''

ستم سہتے صدی ہم نے گزاری
لہو دے کر دیئے کی لو ابھاری
سفر کی گرد اشکوں سے اتاری
ہے کاٹا صبر سے ہر وقت بھاری

تو ہم پہ فضل لامحدود کر دے
عدو کو نیست و نابود کر دے
کہ ٹھنڈی آتشِ نمرود کر دے
تباہ ہر ایک اب مردود کر دے

انا کے سانپ کے سر کو کچل دے
کچل کر پاؤں کے نیچے مسل دے
تعصب کے ارادوں کو بدل دے
سکینت سے مہکتا کوئی پل دے

خدایا کوئی ایسا وار کر دے
ٹھکانے شر کے سب مسمار کر دے
نصیبِ دشمناں میں ہار کر دے
انہیں رسوا، ذلیل و خوار کر دے

کہ اس سے پہلے ان کی اب پکڑ ہو
کہ اس سے پہلے سب زیر و زبر ہو
کہ شائد ان کے دل پر کچھ اثر ہو
ہمارے دشمنوں کو یہ خبر ہو

خدا اب جوش میں ہے آنے والا
کہ باطل مات ہے اب کھانے والا
یہ ظالم دَور بھی ہے جانے والا
کہ دینِ مصطفیٰ ہے چھانے والا

حصارِ عافیت اب قادیاں ہے
کہ لوگو اب یہی دارالاماں ہے

مبارک احمد ظفر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم بشیرالدین کمال صاحب

خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں بیعت کی حقیقت اور تقویٰ شعاری کی تعلیم

ہمارا پیارا خدا سراپا محبت وشفقت رحیم وکریم ہے۔ وہ اپنے بندوں سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔ جن کے لئے اس نے کائنات تخلیق کی۔ یہ اس بے پناہ محبت کا ہی نتیجہ ہے کہ وہ انسانوں کو راہ راست پر لانے اور رکھنے اور ان کی تعلیم وتربیت کے لئے ان میں محبت و یگانگت بڑھانے اور انہیں محبت و پیار سے رہنے کے لئے خدا تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہا جو خدا تعالیٰ سے علم پا کر بنی نوع انسان کی راہنمائی کرتے رہے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

''اور ہم نے ضرور بھیجا تھا ہر امت میں پیغمبر یہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور کنارہ کش رہو حد سے بڑھنے والے سرکش سے پس ان میں سے وہ ہیں جنہیں ہدایت کی اللہ نے اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ واجب ہوئی جن پر ہلاکت پس تم پھرو زمین میں پھر دیکھو کیسے ہوا ہے انجام جھٹلانے والوں کا''۔ (سورۃ نحل:35)

پس جو ان کی راہنمائی حاصل کرتے رہے اور ان کی راہنمائی حاصل کرکے ان کی تعلیم وتربیت کے مطابق زندگی گزارتے رہے یا گزار رہے ہیں وہ ''عبد'' کہلانے کے مستحق ٹھہرے۔ ''عبد'' عبادت سے ہے۔ یعنی جو عبادت کرتا ہے وہی ''عبد'' کہلانے کا مستحق ہے۔ اسی لئے تو دعا سکھائی گئی ہے یعنی یقیناً ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور یقیناً تجھ سے ہی مدد کے طلبگار ہیں، یعنی عبد بننے کے لئے۔

بعض ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو فرستادوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ان پر ایمان لائیں طرح طرح کی مخالفت کرتے ہیں اور مختلف قسم کی تکالیف دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ کیونکہ وہ اسی کے ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ؎

وہ اس کے ہو گئے ہیں اسی سے وہ جیتے ہیں
ہر دم اسی کے ہاتھ سے اک جام پیتے ہیں
ان کو خدا نے غیروں سے بخشا ہے امتیاز
ان کے لئے نشاں کو دکھاتا ہے کارساز
جب دشمنوں کے ہاتھ سے وہ تنگ آتے ہیں
جب بدشعار لوگ انہیں کچھ ستاتے ہیں
جب ان کے مارنے کے لئے چال چلتے ہیں
جب ان سے جنگ کرنے کو باہر نکلتے ہیں
تب وہ خدائے پاک نشاں کو دکھاتا ہے
غیروں پہ اپنا رعب نشاں سے جماتا ہے
کہتا ہے یہ تو بندۂ عالی جناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے
اس ذات پاک سے جو کوئی دل لگاتا ہے
آخر وہ اس کے رحم کو ایسے ہی پاتا ہے

مخالفت کرنے والے جب اپنی شوخیوں، چالاکیوں اور ایذارسانیوں کی وجہ سے حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ بھی ان کو سزا دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور لفظ کُن سے ہی دنیا یا اس کا حصہ تہہ و بالا ہو جاتا ہے اور بستیاں کی بستیاں صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہیں۔ جبکہ انسان ان آفات کا مقابلہ بھی نہیں کرسکتا اور بہت سے اس دنیا سے یونہی رخصت ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو توبہ کرتے اور شوخیوں، شرارتوں سے باز آجاتے ہیں اور عبد بننے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو بچالیتا ہے۔

عبد بننے کے لئے عبادت بہت ضروری ہے۔ عبادت صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کا نام نہیں۔ بلکہ اس میں اور بھی عوامل شامل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز افضل عبادت ہے اور دیگر عبادات کا پیش خیمہ ہے اور یہ ہر شخص پر فرض ہے جبکہ دیگر عبادات روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ شرطیہ عبادات ہیں۔ مثلاً حج اس پر فرض ہے جس کے پاس زادراہ ہو۔ زکوٰۃ اس پر فرض ہے جس کے پاس اتنا پیسہ ہو کہ زکوٰۃ فرض ہو جائے۔ یہ عبادات تو حقوق اللہ میں شامل ہیں۔ اس کے ساتھ حقوق العباد بھی ہیں جن کو ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ مثلاً انسانوں کے ساتھ محبت پیار سے رہنا، تکلیف کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرنا، ایک دوسرے کا خیال رکھنا، ایک دوسرے کی بیمار پرسی کرنا، دوسرے کو دکھ نہ دینا، بلکہ دکھ میں دوسرے کی مدد کرنا، جھوٹ سے اجتناب کرنا، دھوکہ نہ دینا، کسی سے فراڈ نہ کرنا، ناحق خون نہ کرنا، زمین پر فساد نہ کرنا، اپنے وعدہ کا پاس کرنا، جھوٹا وعدہ نہ کرنا، غریبوں کا خیال رکھنا اور ان کے حقوق ادا کرنا، ان سے نفرت سے پیش نہ آنا، ان کی بات کو غور سے سننا، ان کا عزت و احترام کرنا، بھوکے کو کھانا کھلانا، پورا تولنا، اپنے معاملات کو صاف ستھرا رکھا، تکبر نہ کرنا، شرک سے اجتناب کرنا، دوسرے کی اہانت نہ کرنا، گالی گلوچ سے بچنا، ملازم ہو تو کام ایمانداری سے کرنا، اگر کسی سے کام کروانا مقصود ہو تو کام ایمانداری سے کرنا وغیرہ۔

بعض دفعہ انسان چھوٹی باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتا اور ان کی ادائیگی نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی بہت اہمیت ہے اور ان کے ادا کرنے سے بہت ثواب عطا فرماتا ہے۔

یہ سب امور حقوق العباد میں شامل ہیں۔ جن کو ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ ان کی ادائیگی خدا اور اس کے رسول کی اطاعت میں شامل ہے۔ پس ہر وہ کام جو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور اس کی مرضی اور خواہش کے مطابق کیا جائے۔ وہ نیکی ہے اور عبادت میں شامل ہے۔ خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی میں اگر کوتاہی ہو جائے تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ لیکن حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی معاف نہیں کرتا جس سے حقوق العباد کی ادائیگی کی اہمیت واضح ہے۔ خدا تعالیٰ کے مامورین انہی امور پر قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ جو ان پر ایمان لے آتے ہیں وہ خدا اور مامور سے ایک عہد باندھتے ہیں جس کا نام عہد بیعت ہے۔ اصل میں وہ عہد بیعت مامور سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے باندھتے ہیں۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ مامور سے بیعت کرتے ہیں تو ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے یعنی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے عہد بیعت باندھتے ہیں۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

''اور جو پورا کرتے ہیں عہد اللہ کا اور نہیں توڑتے پختہ عہد کو اور جو قائم کرتے ہیں ان تعلقات کو جن کے لئے حکم دیا اللہ نے کہ قائم کیا جاوے اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اور خوف رکھتے ہیں برے حساب سے اور جن لوگوں نے ثابت قدمی سے کام لیا حاصل کرنے کے لئے اپنے رب کی رضامندی اور عمدگی سے ادا کیا نماز کو اور خرچ کیا اس میں سے جو ہم نے دیا ان کو پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی اور دور کرتے ہیں نیکی کے ذریعہ بدی کو یہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے اس گھر کا انجام ہے۔ یعنی باغ میں مستقل رہائش کے وہ داخل ہوں گے اس میں اور وہ بھی جو نیک ہوں گے ان کے بزرگوں اور ان کی بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے اور فرشتے آئیں گے ان کے پاس ہر ایک دروازے سے۔ سلامتی ہے تمہارے لئے بوجہ اس کے کہ تم ثابت قدم رہے۔ پس کیا ہی اچھا ہے۔ اس گھر کا انجام''۔ (سورۃ رعد:23,19)

عہد توڑنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور وہ جو توڑتے ہیں عہد اللہ کا بعد پختہ کرنے کے اور توڑتے ہیں اسے جس کے لئے حکم دیا اللہ نے کہ قائم کیا جاوے اور فساد کرتے ہیں زمین میں یہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے لعنت ہے اور انہی کے لئے برا گھر ہے''۔ (سورۃ رعد:24)

بیعت کی حقیقت واضح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''بیعت کی حقیقت سے پوری طرح واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کرکے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی کیونکہ معاہدہ کرکے جان بوجھ اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے''۔

پھر فرمایا:

''جہاں تک تم سے ہوسکتا ہے اس اقرار اور عہد (بیعت) کی رعایت کرو اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کی واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو وہ یقیناً تمہیں تسلی اور اطمینان دے گا اور تمہیں ثابت قدم کرے گا۔ کیونکہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے''۔

عہد بیعت کی اصل غرض اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ جو تمام نیکیوں کی جڑھ ہے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''سوائے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اسی وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے...... یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑھ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑھ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 15)

تقویٰ کیا ہے اس کی حقیقت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تقویٰ کیا ہے ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا''۔

عہد بیعت اور تعلق امام کے نتیجہ میں جہاں انسان کو تقویٰ کی دولت نصیب ہوتی ہے وہاں اس کی راہ کٹھن بھی ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

''میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کو میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے واسطے ہر قسم کے ابتلاء اور مشکلات پیش آئیں گے۔ لیکن میں کیا کروں یہ ابتلاء نئے نہیں جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گزرے۔ دنیا اور اس کے رشتے عارضی اور فانی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے معاملہ پڑتا ہے پھر اس سے آدمی کیوں بگاڑے''۔

پھر ان مصائب ومشکلات کے بارے زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے متنبہ فرماتے ہیں:۔

''ضرور ہے کہ انواع رنج ومصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے (ایمان والوں) کے

امتحان ہوئے سو خبر دار رہو! ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ کہ دشمن کے ہاتھوں سے اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں؟ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں۔ تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ۔ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہوں۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص15)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

''اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ (دین حق) کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی۔ جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص446)

عہد بیعت نبھانے کی راہ میں جب شدید قسم کی ابتلاؤں سے واسطہ پڑے تو طبعاً انسان سوچتا ہے کہ یہ کیا بات ہوئی کہ بیعت اور اس پر استقامت سے بجائے فائدہ کے الٹا مصائب و آلام نے آگھیرا ہے اور سوچتا ہے کہ کیا خدا تعالیٰ کی نصرت کے وعدے پورے نہ ہوں گے۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ان سے ہنسی ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 ص309)

ابتلاؤں سے عہدہ برآ ہونے کا سوال ہو تو انسان کیا طرز عمل اختیار کرے۔ مخالفین سے واسطہ پڑے تو کیا حکمت عملی اختیار کی جائے۔ اس بارے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی واضح ہدایت ہے کہ ایسے موقع پر صبر اور برداشت کا نمونہ پیش کیا جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں''۔

پھر فرماتے ہیں:

''جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو، درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی۔ تم دیکھو کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ ان کی گالیاں اور ان کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز نہیں تھکا سکتے۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو بیشک میں ان کی گالیوں سے ڈر جاتا لیکن میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے۔ پھر ایسی خفیف باتوں کی کیا پرواہ کروں۔

آپ دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا''۔

بیعت کے معنے بک جانے کے ہیں۔ اگر خالص ہو کر خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے تو یہ بھی بکنے کے مترادف ہے۔ اسی کا نام عبادت ہے اور اسی سے ہی عبد بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق دیتا چلا جاوے۔ تاکہ ہم اس کے حقیقی عبد بن سکیں۔ جو خدا کا حقیقی عبد بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اطمینان قلب عطا فرماتا ہے جو کہ بہت بڑا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب فرماتا ہے کہ خدا کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔

غزل

دل کش بہت ہے گرچہ ہر کاغذی گلاب
خوشبو ہی گر نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں جناب

پہلی تھیں جو کتابیں متروک ہو چکی ہیں
اب تا ابد رہے گی قرآن ہی کتاب

بے کار تو نہیں دی اللہ نے زندگانی
ہر پل کا ہر گھڑی کا ہو گا ترا حساب

تقویٰ میں دن گزارا ہر شام دے گواہی
ہر رات کا ہو تیری شفاف سب نصاب

دُھل جائیں سارے دھبے باقی رہیں نہ داغ
برسے کچھ اس طرح سے دل پر ترا سحاب

کب تک رہے گا افسوں ان لن ترانیوں کا
اب مان جایئے گا۔ الٹایئے نقاب

اپنی پنہ میں رکھنا ہر فرد کارواں کو
فضل وکرم سے تیرے بندے ہوں فیض یاب

سیدھا نظر کو رکھنا دل میں دعائیں کرنا
ہر پُل صراط سے جب گزرے ترا شباب

حسن وجمال بھی ہے اک وجہ افتخار
حسنِ عمل سے دین و دنیا میں کامیاب

خالدؔ میں شکر کیسے اس کا کروں ادا
فضلوں کا جس خدا کے کوئی نہیں حساب

خالد ہدایت بھٹی

رپورٹ مرتبہ: مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ یوکے

یورپین پارلیمنٹ میں پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے متعلق

ایک تاریخی تقریب

جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے حکم پاکر 1889ء میں رکھی۔ ابتدا میں ہندوستان کے چند پاک نفس لوگوں نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ 100 سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ ایک دن مسیح موعود کی جماعت کے لوگ یورپین پارلیمنٹ ہاؤس کی عظیم الشان اور باوقار عمارت میں بیٹھ کر احمدیت کا ذکر کر رہے ہوں گے اور اس ذکر میں مغربی اقوام کی چنیدہ اور نہایت اہم شخصیات جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کریں گی اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے افراد پر مختلف ممالک میں ہونے والی زیادتیوں کی بھرپور انداز میں مذمت کریں گی۔

تقریب کا آغاز

20 ستمبر 2011ء شام پانچ بجے یورپین پارلیمنٹ برسلز (بیلجیئم) کے وسیع ہال (RoomPHS 3C50) میں اس پُرشکوہ تقریب کا آغاز ہوا جس کی صدارت Dr. Charles Tannock ممبر یورپین پارلیمنٹ از یوکے نے کی۔

بفضل اللہ تعالیٰ وسیع ہال پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ 370 افراد نے شرکت کی جن میں 288 احمدی احباب تھے اور 80 سے زائد مہمان تھے جن میں یورپین پارلیمنٹ کے ممبران، سفارتی شخصیات، اعلیٰ علمی شخصیات اور صحافی حضرات شامل تھے۔ 288 احمدی احباب میں 160 احباب یوکے سے تھے، 65 احباب ہالینڈ سے، 40 احباب بیلجیئم سے، 20 احباب فرانس سے اور 3 احباب جرمنی سے تھے۔ احباب جماعت کے علاوہ 16 ممالک کے غیراز جماعت مہمان شریک ہوئے۔ ان ممالک کے نام یہ ہیں: میکسیکو، اردن، شام، یوکے، افغانستان، سری لنکا، اسرائیل، انڈونیشیا، بیلجیئم، انڈیا، یونان، ساؤتھ افریقہ، بنگلہ دیش، پاکستان، تائیوان اور صومالیہ۔

حضور انور کا پیغام

سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ عالمگیر کا پیغام مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری خارجہ جماعت احمدیہ یوکے نے پڑھ کر سنایا اور اس کے ساتھ ہی ہال میں آویزاں بڑی بڑی سکرینوں پر حضور انور کی تصویر بھی نمایاں تھی۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ باوجود اس کے کہ آج دنیا ایک دوسرے کے اتنا قریب آگئی ہے کہ اسے Global Village کہا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا تشتت وافتراق اور عدم اتحاد اور ظلم و بربریت کا شکار ہے۔ پاکستان، انڈونیشیا اور سعودی عرب جیسے ممالک میں اقلیتوں کے خلاف ظالمانہ قوانین بنائے گئے ہیں اور دوسری طرف فرانس میں حجاب پر پابندی اور سوئٹزرلینڈ میں بیوت الذکر کے مینار بنانے کی پابندی لگا کر مذہبی انتہاپسندی اور عدم رواداری کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دین حق امن کی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور آج جماعت احمدیہ اس تعلیم پر عمل پیرا ہے اور اس مقصد کے لئے ہر قسم کے ظلم و ستم بھی برداشت کر رہی ہے۔ اور اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کر رہی ہے کہ یہ جماعت ہمیشہ ملکی قانون کی پابندی کرنے والی جماعت ہے اور اس کا موٹو ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ وہ مذہب جو تمام انسانوں کے ساتھ ہمدردی کی تعلیم نہیں دیتا ہرگز مذہب کہلانے کا حق دار نہیں اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو ظلم و ستم کی تعلیم دیتا ہو کیونکہ ہر مذہب خدا کی طرف سے ہے اور خدا تعالیٰ اپنی تمام مخلوق سے پیار کرتا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے انسان کو لازماً خدا کی طرف رجوع کرنا پڑے گا اور یہی تمام مسائل کا حل ہے۔

حضور انور نے تمام حاضرین کا شکریہ بھی ادا کیا جو اس اہم پروگرام میں شرکت کے لئے دُور دُور سے تشریف لائے ہیں اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور اسے امن واتحاد کا ذریعہ بنائے۔ آمین

دیگر تقاریر

حضور انور کے پیغام کے پڑھے جانے کے بعد برطانوی ہاؤس آف لارڈز کے ممبر Lord Abebury کا ویڈیو پیغام سنایا گیا۔ موصوف آل پارٹی پارلیمنٹری ہیومن رائٹس گروپ کے نائب صدر اور آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ برائے جماعت احمدیہ کے بھی ممبر ہیں۔

موصوف نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کا ذکر کرکے بین الاقوامی برادری کو پُرزور الفاظ میں اس طرف توجہ دلائی کہ اُن کا فرض ہے کہ ان مظالم کا سدّ باب کرنے کے لئے فوری کارروائی کریں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے پُرامن اور انسانی خدمات سے بھرپور کردار کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔

بعدازاں آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ برائے جماعت احمدیہ کی صدر اور برطانوی پارلیمنٹ کی ممبر محترمہ شوان مکڈونا (Ms Siobhain McDonagh) کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے انڈونیشیا اور بعض اور ممالک میں جماعت احمدیہ کے پُرامن افراد پر ہونے والے مظالم پر انتہائی دکھ کا اظہار کیا اور بین الاقوامی برادری اور صاحب اثرونفوذ افراد کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنا اثرونفوذ استعمال کرکے ان مظالم کو بند کروائیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جماعت احمدیہ کی اُن خدمات کا بھی ذکر کیا جو وہ یوکے، افریقہ اور دیگر ممالک کے غریب افراد کے لئے کر رہی ہے۔

حاضر مقررین میں سے سب سے پہلی تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں پاکستان اور دیگر ممالک میں جماعت احمدیہ کے افراد پر ہونے والے مظالم کی تاریخ کا ایک جامع خلاصہ پیش کیا۔

دوسری تقریر Dr. John Ben Co-Director of the International Centre for the Study of Radicalisation کی تھی۔ آپ نے کہا کہ ہمیں ان افراد، نظریات اور وجوہات کا بھی جائزہ لینا چاہئے جو انتہاپسندی کا سبب بنتی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میڈیا کو چاہئے کہ وہ اسلام کے متعلق خبریں دیتے ہوئے زیادہ محتاط رویہ اختیار کرے اور انتہاپسندوں کی خبروں کو زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کرے کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت امن پسند ہے اور انتہاپسندوں کی تعداد بہت محدود ہے اور خود امن پسند مسلمان بھی ان کے افعال کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

تیسری تقریر Christian Solidarity Worldwide کی نمائندہ Ms. Sofia Lemmetyinen کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ساری دنیا میں ہونے والی مذہبی انتہاپسندیوں کا ذکر کیا اور خاص طور پر انڈونیشیا، ایران اور برما کے ممالک کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی تنظیم نے تمام ممالک کے اُن کوائف کو اکٹھا کیا ہے جن میں لوگوں کو مذہبی آزادی سے محروم کیا گیا اور اس کے نتیجہ میں عوام کو جبروتشدد اور ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے افراد پر مذہب کے نام پر جو تشدد کیا جارہا ہے اس نے انڈونیشیا کی ساکھ اور وقار کو بُری طرح متاثر کیا ہے اور اس کا فوری طور پر سدباب ہونا چاہئے۔

چوتھی تقریر صدر مجلس Dr. Charles Tannock برطانوی ممبر آف یورپین پارلیمنٹ کی تھی۔ آپ نے سب سے پہلے اس بات کا خصوصی اظہار کیا کہ عام طور پر اس ہال میں اتنی حاضری نہیں ہوتی لیکن آج یہ ہال مکمل طور پر بھرا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زیر بحث مسئلہ سے لوگوں کو کس قدر دلچسپی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی انتہاپسندی اس لحاظ سے بھی خطرناک ہے کہ یہ ایک ملک سے دوسرے ملکوں میں بھی پھیل جاتی ہے اور کمیونزم سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ یہ آپ کے اپنے اردگرد میں بھی موجود ہے۔ اس لئے اس کا مقابلہ کرنا آسان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب ایران کے مقابلہ پر مغربی ممالک کا معاون و مددگار ہے تاکہ ایران کیمیائی ہتھیار نہ بنا سکے تاہم سعودی عرب پر مغربی ممالک کو زور دینا چاہئے کہ وہ تشدد آمیز خیالات کو روکنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مذہبی انتہاپسندی کے تباہ کن اثرات نے پاکستان کو بہت کمزور اور غیر متحد کر دیا ہے اس لئے بھی پاکستان کو اور دوسرے ممالک کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہئے۔

سوال و جواب

تقاریر کے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں مختلف تنظیموں کے افراد نے حصہ لیا اور اپنے اپنے جذبات وخیالات کا بھی اظہار کیا۔ اس مجلس میں ایک قابل ذکر واقعہ یہ پیش آیا کہ بیلجیئم میں پاکستانی سفارتخانہ کے فرسٹ سیکرٹری جناب محمد ایوب صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ بے شک سب ممالک کو انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے مزید کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی اس بات سے کلیۃً انکار کیا کہ پاکستان میں احمدیوں کو ووٹ دینے کا حق نہیں اور یہ کہ احمدیوں پر پاکستان میں کسی قسم کا ظلم و زیادتی ہو رہی ہے۔ اس بات پر حاضرین نے موصوف کے بیان کو انتہائی مضحکہ خیز قرار دیا اور اس کی تردید کی۔ موصوف کو معلوم تھا کہ ان کے بیان کی سختی سے تردید کی جائے گی اس لئے اپنے بیان کا ردّعمل سننے سے پہلے ہی وہ مجلس سے چلے گئے جس پر سب حاضرین نے انتہائی افسوس کا اظہار کیا۔

اختتامی ریمارکس

صدر مجلس کی دعوت پر اختتامی ریمارکس Estonia کے یورپین ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Tunne Kelam نے پیش کئے۔ آپ یورپین فارن افیئر کمیٹی کے بھی ممبر ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج کی تقریب ایک تاریخی تقریب ہے جس میں ساری دنیا میں اقلیتوں کے حقوق انسانی کے تحفظ کے لئے بحث کی گئی ہے اور خاص طور پر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ پاکستان، انڈونیشیا اور دیگر ممالک میں جو مظالم جماعت احمدیہ پر ہو رہے ہیں ان کے ازالہ کے لئے بین الاقوامی برادری کو اپنا فرض پورا کرنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ Estonia میں ابھی تک کوئی...... نہیں اور مَیں جماعت احمدیہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ملک میں بھی اپنی بیت الذکر بنائیں اور اپنے پُرامن خیالات کو آزادانہ طور پر پھیلائیں۔

تقریب کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا جو مکرم امیر صاحب یوکے نے کرائی اور تمام حاضرین نے اپنے اپنے طریقے سے دعا میں حصہ لیا۔

متفرق امور

تمام مہمانوں کو جماعت احمدیہ کے متعلق ضروری معلومات کا ایک پیک (Pack) دیا گیا جس میں حضور انور کی مختلف تقاریر کے کتابچے بھی شامل تھے۔ اور کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' کا انگریزی ترجمہ بھی شامل تھا۔ تقاریر کے پروگرام کے بعد سب حاضرین کے لئے ضیافت کا انتظام تھا جہاں مزید تعارف کا موقع ملا اور اس موقع پر بھی بعض معززین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس تقریب کو غیر معمولی تاریخی تقریب قرار دیا۔

اس تقریب میں میڈیا کے حوالہ سے جن اداروں کے نمائندگان موجود تھے، ان کے نام یہ ہیں:

BBC Newsnight، پُکار نیوز، سن رائز ریڈیو، Geo TV، The Muslim Times، ARY TV، نیز فرانس سے بھی تین صحافی شامل تھے۔

پہلے سے ایک پریس ریلیز تیار کی گئی تھی جس کے تراجم بہت سی یورپین زبانوں میں کروالئے گئے تھے۔ یہ پریس ریلیز اور اس کے تراجم تمام مہمانوں میں تقسیم کئے گئے۔ تقریب کی ساری کارروائی انٹرنیٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں Live دکھائی اور سنائی گئی۔ ARY TV اور بعض دیگر اداروں نے بعد میں اس تقریب کی خبریں اور انٹرویو نشر کئے۔

اس تقریب سے ایک روز پہلے 19 ستمبر کو یورپین پارلیمنٹ کی عمارت کے قریب ایک ہوٹل میں VIP ڈنر کا بھی انتظام کیا گیا جس میں مہمانوں کو اگلے روز ہونے والے پروگرام کا تفصیلی پس منظر بتایا گیا۔ اس ڈنر میں درج ذیل مہمان شریک تھے:

1. Dr. Charles Tannoch MEP (Con) for London.

2. Claude Moraes MEP (Lab) for London.

3. Marina Yannakoudakis MEP (Con) London.

4. Ms. Abida Islam, Counsellor of Embassy of Bangladesh.

5. Paulo Casaca, Executive Director of South Asia Democratic Forum.

6. Dr. Kostas Zorbas, Chancellor to the Permanent Representation of Greece to EU.

7. Mr. Maqsood Ahmed OBE, UK Department for Communities and Local Government.

8. S. Hartani Kustiningsih, Minister Counsellor, Political Affairs Indonesia.

9. Ms. Sofia Lemmetyinen, Christian Solidarity Worldwide.

10. Laura Braziek, Researcher for Charles Tannock MEP.

11. Stephen Lones, Consultant South Asia Democratic Forum

علاوہ ازیں یوکے، ہالینڈ اور بیلجیئم سے بارہ جماعتی عہدیداران بھی شامل تھے۔

آخر میں ان تمام کارکنان اور عہدیداران کیلئے درخواست دعا ہے جنہوں نے دن رات انتھک محنت اور دعاؤں کے ساتھ اس پروگرام کو کامیاب کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان تمام مقاصد کو محض اپنے فضل وکرم سے پورا فرمائے جن کے لئے یہ تقریب منعقد کی گئی تھی۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 28/اکتوبر 2011ء)

تعارف کتب

حرف منور۔ شاعر منور احمد کنڈے

جناب منور احمد کنڈے کا یہ پانچواں شعری مجموعہ ہے چار سو صفحات پر پھیلی کتاب خوبصورت گٹ اپ کے ساتھ معروف اشاعتی ادارے مغل پبلشنگ ہاؤس 736 یاسر بلاک نشتر کالونی فیروز پور روڈ نے مارچ 2010ء میں شائع کی ہے جس پر قیمت درج نہیں۔

تارک وطن کی حیثیت سے منور احمد کنڈے ایک لمبی مدت سے انگلستان میں مقیم ہیں مگر ان کی شاعری گوروں کی زمین میں اپنے شجر حیات کی جڑیں نہ اتار سکی کہ وہ اپنا دل تو یہیں چھوڑ گئے تھے۔ رگوں میں وہی روایات دوڑ رہی ہیں جو وہ یہاں سے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ موضوعات کا تنوع جتنی فراوانی سے حرف منور میں نظر آتا ہے وہ دیدنی ہے۔ پاک دھرتی پر کوئی سانحہ کوئی حادثہ رونما ہوتا ہے یا کہیں عدل کشی کی ریت اڑتی ہے تو اس کی آنکھوں کی دھن اور آنسو سنبھالے نہیں سنبھلتے۔

کتاب میں 231 نظمیں شامل ہیں۔ ابتدائی 25 نظمیں صرف حمد ونعت توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کے لئے مخصوص ہیں۔ کرشن جی مہاراج اور گورونانک مہاراج پر لکھی نظمیں ان کی وسیع القلبی کی عکاس ہیں۔ جن حادثات نے شاعر کو ہلا کر رکھ دیا ان میں زہر اسرائیل کا، لال مسجد، جامعہ حفصہ بمقابلہ پاک فوج، سمجھوتہ ایکسپریس میں دھماکے، دہشت گردی، خودکش حملے، فدائی حملے، بےنظیر کی ہلاکت، اکبر بگٹی کا قتل، صدام حسین کی پھانسی، وادئ سوات طالبان کی زد میں، سری لنکن ٹیم پر حملہ۔ لاہور میں گھریلو ملازمہ شازیہ کا قتل غرض بقول امیر مینائی

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیؔر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

وطن پاک کے سانحات کا خنجر منور احمد کنڈے کو تڑپا کے رکھ دیتا ہے۔ 3 مارچ 2009ء کو لاہور میں سری لنکا کی مہمان ٹیم پر حملہ ہوتا ہے تو شاعر دھندلی آنکھوں اور کانپتی انگلیوں سے لکھتا ہے۔

گولیوں سے کی تواضع خوب مہماں ٹیم کی
ظالمو! مہمان کی تم نے یہ کیا تعظیم کی
کیا کسر باقی تھی جو اس کام سے پوری ہوئی
خوں بہانے کی تمہیں کیا ایسی مجبوری ہوئی

اسی طرح 14/اپریل 2009ء کو سوات میں ایک لڑکی کو کوڑے مارے گئے۔ اس پر کئی شاعروں نے لکھا۔ منور احمد کنڈے نے بھی آنسوؤں کو صفحۂ قرطاس پر پھیلا دیا۔

حق شناسی کا یہ پیمانہ کہاں سے لائے ہو
سرزمین پاک کو نابود کرنے آئے ہو
اس طرح کے واقعے گر دین میں ہونے لگیں
جنتیں ماؤں کے پیروں کے تلے رونے لگیں

کتاب میں جہاں ہمسفر اور ہمعصر دوستوں پر نظمیں ہیں وہاں ڈاکٹر عبدالسلام، احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی، قرۃ العین حیدر اور عبیداللہ علیم کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

''حرف منور'' پر بہت سی معتبر آراء نظم ونثر کی صورت میں جگمگا رہی ہیں۔ پہلے اس لازوال شعر

ایک اک کر کے ستاروں کی طرح ڈوب گئے
ہائے کیا لوگ مرے حلقۂ احباب میں تھے

کے خالق جناب محسن احسان کی رائے کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیے۔ ''منور احمد کنڈے کی شاعری ایقان اور ایمان کے ساتھ ساتھ انسان دوستی کی مظہر ہے۔ فکر واحساس کا رواں اور سادہ اظہار ان کے اسلوب کی خصوصیت ہے۔ یہ سادگی اور پُرکاری ہر شاعر کو نصیب نہیں ہوتی۔...... حالات حاضرہ کا ناقدانہ مشاہدہ ان کی شاعری کا اہم جزو، لہجہ منفرد اور خالصتاً ان کا اپنا ہے اور یہی ان کی پہچان ہے''۔

نامور نقاد اور افسانہ نگار ڈاکٹر نذیر فتح پوری مدیر ''اسباق'' پونہ بھارت لکھتے ہیں ''جب وہ پورے طور پر ایک فطرت پسند شاعر بن جاتے ہیں تو رات، دن قلم، کتاب، دل، دوستی، مٹی، پھول، درخت، پانی، اخلاق، محبت جیسی نظمیں تخلیق کرتے ہیں''۔ انہوں نے جناب منور احمد کنڈے کو ایک توشیحی نظم کی صورت میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ جناب امجد مرزا امجد نے بھی نظم ونثر کی صورت اپنے قلم کے جوہر دکھائے ہیں۔ دیگر دوستوں میں اکبر حیدر آبادی اسحاق ساجد، رئیس الدین رئیس، وصی شاہ اور فوزیہ مغل شامل ہیں۔

جناب امجد مرزا امجد کی دو سطریں ملاحظہ کیجئے کہ تبصرے میں اس سے زیادہ کی گنجائش کم ہی نکلتی ہے۔ لکھتے ہیں ''آج تک برطانیہ کی تاریخ میں ایسا کوئی شاعر موجود نہیں جس نے حالات حاضرہ پر اس قدر فوری اور اس کثرت سے واقع نگاری کی ہو اور اپنے اشعار کے ذریعے عوام تک پیغام پہنچایا ہو''۔ کتاب کے آخر میں پنجابی کی پانچ نظمیں بھی شامل اشاعت ہیں۔

جناب منور احمد کنڈے پردیس کی فضاؤں میں سانس لینے کے باوجود وطن کی مٹی سے اپنے جسم وجاں کو معطر کر رہے ہیں۔ حرف منور کا مطالعہ کرنے والا وطن کی محبت کی اس آنچ کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(عبدالکریم قدسی)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نابینا افراد کیلئے مفید کام

احمدی نابینا افراد سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور پر عمل کریں۔

☆ پانچ وقت باجماعت نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

☆ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں یا تلاوت سننے کا اہتمام کریں۔

☆ اگر مجلس نابینا ربوہ کے رکن نہیں ہیں تو پہلی فرصت میں رابطہ فرمائیں۔

☆ دینی اور جماعتی کتب بریل سسٹم میں دستیاب ہیں ان سے استفادہ فرمائیں۔

☆ متعدد کتب آڈیو کیسٹس میں بھی دستیاب ہیں۔ مجلس نابینا کے دفتر میں ان کے سننے کا انتظام موجود ہے۔

☆ معاشرے کا مفید وجود بننے کیلئے کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں۔

☆ اپنی معذوری کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں، بینا افراد کی طرح آپ بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

☆ جب بھی گھر سے باہر جائیں سفید چھڑی اپنے ساتھ رکھیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرمہ عمرانہ صدیق صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب سدھو ایڈووکیٹ ربوہ ابن مکرم ڈاکٹر عمر الدین سدھو صاحب سابق میڈیکل مشنری مغربی افریقہ و سابق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے مورخہ 5/اکتوبر 2011ء کو وفات پا گئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر 75 سال تھی۔ آپ پنجوقتہ نمازی اور احمدیت سے مضبوط تعلق رکھنے والے تھے آپ کی نماز جنازہ مورخہ 6/اکتوبر 2011ء کو بعد نماز عصر بیت احمد فیکٹری ایریا ربوہ میں مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب صدر محلہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ نے پڑھائی۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور میں مورخہ 3 جولائی 2011ء کو درج ذیل بچیوں کی تقریب آمین مکرم حماد اختر بٹ صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کے گھر میں منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض محترم ڈاکٹر عبدالحی صاحب صدر حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور نے سرانجام دیئے۔ خوشبو فواد بنت مکرم فواد احمد بٹ صاحب عمر 7 سال 2 ماہ نے 1 سال 3 ماہ میں قرآن کریم اپنی والدہ سے پڑھا۔ منیحہ حماد بنت مکرم حماد اختر بٹ صاحب عمر 5 سال 7 ماہ نے 8 ماہ میں اپنی دادی سے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا۔ اب یہ بچی قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ رہی ہے۔ مکرم صدر صاحب حلقہ نے بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچیوں کو قرآن کریم پڑھنا مبارک کرے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نادار مریضوں کے علاج کی سہولت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔“

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب وخواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایا جات ہسپتال کی مد امداد مریضاں/مد ڈویلپمنٹ (جو کہ صدر انجمن احمدیہ کی مدات ہیں) میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

البانیہ جو 28 نومبر 1912ء کو آزاد ہوا

سرکاری نام: جمہوریہ البانیہ ری پبلیکا ای شیقپرائز (Republic of Albania)

وجہ تسمیہ: مقامی زبان میں البانیہ کے معنی ہیں ”عقابوں کی سرزمین“

محل وقوع: جنوب مشرقی یورپ

حدود اربعہ: اس کے شمال میں یوگوسلاویہ۔ مشرق میں مقدونیہ۔ جنوب میں یونان اور مغرب میں بحیرہ ایڈریاٹک واقع ہیں۔

جغرافیائی صورتحال: البانیہ جزیرہ نما بلقان کا سب سے چھوٹا ملک ہے۔ اس کی شمال سے جنوب لمبائی 345 کلومیٹر اور مشرق سے مغرب چوڑائی 145 کلومیٹر (90 میل) ہے۔ ملک کا تین چوتھائی حصہ پہاڑی ہے جبکہ جنوب مغربی حصہ سمندر سے ملحق ہے۔ مغربی حصے میں میدانی علاقے ہیں۔ ایک تنگ مرتفع پٹی مرکز میں پھیلی ہے جہاں بلند پہاڑ اور ساحلی پست علاقے آپس میں ملتے ہیں۔ مقدونیہ کی سرحد کے قریب دو جھیلیں اوہرڈ اور پریسپا واقع ہیں۔ البانیہ میں خوبصورت جنگلات کی بہتات ہے۔ ڈرین، شکومبی اور مات ملک کے بڑے دریا ہیں۔ ساحل 362 کلومیٹر

رقبہ: 28 ہزار 748 مربع کلومیٹر

آبادی: 35 لاکھ 25 ہزار نفوس (1998ء)

دارالحکومت: تیرانہ Tirane (3 لاکھ)

بلند ترین مقام: ماؤنٹ توراب (2763 میٹر)

بڑے شہر: درلیس۔ شکودر۔ الباسن۔ ویرے جیروکاسٹر۔ پولیکان۔ سارانڈا۔ ڈیلوینا۔ جیمارا۔ بیرط۔ کوکووا۔ سکراپاری۔ شرجان

سرکاری زبان: البانوی (یونانی۔ ٹاسک)

مذاہب: اسلام 70 فیصد۔ عیسائی 30 فیصد

اہم نسلی گروپ: البانوی 90 فیصد (یونانی نسل گیگ۔ ٹوسک) باقی یورپی و دیگر

یوم آزادی: 28 نومبر 1912ء

رکنیت اقوام متحدہ: 14 دسمبر 1955ء

کرنسی یونٹ: لیک LEK = 100 قطار (البانین سٹیٹ بینک 1945ء)

انتظامیہ تقسیم: 26 ضلعے (3315 بلدیات)

موسم: گرم و مرطوب رہتا ہے۔ موسم سرما میں بارشیں اور برفباری خوب ہوتی ہے۔ بارش کی سالانہ اوسط 54 ہے۔

اہم زرعی پیداوار: مکئی۔ گندم۔ کپاس۔ آلو۔ تمباکو۔ پھل وسبزیاں۔ زیتون۔ غلہ۔ لکڑی (مویشی۔ بھیڑ بکریاں)

اہم صنعتیں: سیمنٹ۔ ٹیکسٹائل۔ فوڈ پروسیسنگ۔ دھاتی سامان۔ کیمیائی اشیاء۔ کھاد۔ بیئر۔ سگریٹ۔ ماہی گیری۔

اہم معدنیات: کرومیم۔ کوئلہ۔ تیل۔ قدرتی گیس۔ تانبا۔ نکل۔ تارکول۔ لوہا کرومائٹ

مواصلات: تیرانہ میں ریناس انٹرنیشنل ایئرپورٹ۔ درلیس۔ ولونا۔ سارانڈا تین بڑی بندرگاہیں۔

تحریک جدید کیلئے مالی قربانی

تحریک جدید سیدنا حضرت مسیح موعود کے الہامات کی روشنی میں زمین کے کناروں تک بسنے والی اقوام تک پیغام حق پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ اس کیلئے مالی قربانی پیش کرتے وقت اس کی عالمگیر ذمہ داریوں کے پیش نظر تاحد استطاعت وعدہ پیش کرنا چاہئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔“ (مطالبات صفحہ 5)

حضرت مصلح موعود نے جب بھی نئے سال کا اعلان فرمایا تو آخر میں اکثر و بیشتر حسب ذیل الفاظ استعمال فرمائے۔

”تحریک کرتا ہوں کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔“ (سبیل الرشاد صفحہ 210)

”غرض ہمارا اشاعت (...) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے۔ جو بہرحال آپ کو برداشت کرنے پڑیں گے۔“ (سبیل الرشاد صفحہ 201)

ان ارشادات کی روشنی میں اپنے محبوب امام کی خدمت میں تحریک جدید کیلئے پیش کی جانے کی والی مالی قربانی تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریوں کے مطابق ہونی چاہئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید دارالرشاد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو دو بیٹوں کے بعد مورخہ 13 نومبر 2011ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام عافیہ رضوان عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری ریاض احمد باجوہ صاحب بہاولپوری کی پوتی اور مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب باجوہ 312 ٹھوالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے نیک سیرت ہونے اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت

جو احباب مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں بہتر ہے سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کرلیں۔

جن کالونیوں میں پلاٹس خریدنا چاہیں تو اس امر کی تسلی کرلیں کہ کالونی منظور شدہ ہے تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ضرورت واقفین ڈاکٹرز

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2009ء کے جلسہ سالانہ U.K کے موقع پر اپنے دوسرے روز کے خطاب میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے ذکر کے دوران سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان کو وقف کرنے کی تحریک فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس حوالے سے احمدی ڈاکٹروں کو ایک یہ تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں جو پاکستان میں بھی ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں کہ اگر وہ وقت دے سکتے ہیں بلکہ اگر نہیں بھی دے سکتے تو قربانی کے جذبے کے تحت کچھ عرصہ کیلئے اپنے آپ کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کیلئے پیش کریں...... لیکن ڈاکٹروں کو میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ مغربی ممالک سے چاہے وہ تین تین مہینے کیلئے جائیں اور پاکستان کے ڈاکٹرز کم از کم تین سال سے چھ سال تک کیلئے اپنے آپ کو وقف کریں......

یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب سے ربوہ میں یہ ہسپتال شروع کیا گیا ہے یہ اہل ربوہ اور اردگرد کے علاقے کیلئے ہے ایک تو آپ کے پروفیشن میں ترقی ہوگی اور دوسرے خدمت خلق اور خدمت انسانیت جس کیلئے اس پروفیشن کو احمدی ڈاکٹر کو اختیار کرنا چاہئے اس کو بھی آپ پورا کرنے والے بھی ہوں گے۔ اس لئے احمدی ڈاکٹرز خاص طور پر کارڈیالوجسٹ، ہارٹ سرجن اور انستھیز یا والے اپنے آپ کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کیلئے پیش کریں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں درج بالا شعبہ جات میں آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند حضرات جوان آسامیوں کیلئے کوالیفائیڈ ہوں اپنی C V اور درخواست ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام، اپنے صدر صاحب / امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔نومبر	
طلوع فجر	5:19
طلوع آفتاب	6:45
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:06

عطیہ خون خدمت بھی عبادت بھی

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

گرما گرم ورائٹی، ٹھنڈی ٹھار قیمت
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

FR-10